رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED No A 733



جذبات احمق

(پچھونہ کے ظریف اور مشہور شاعر کا دیوان)

قیمت ہر حرف پڑھ کر ہنسنے کے لئے تیار رہو۔

[illegible]

جلد طلب فرمایئے

المشتہر: منیجر دارالاشاعت اقتباسات ڈاکخانہ ... ضلع ...

غنچہ ہفتہ وار

بچوں اور بچیوں کے لیے

بچوں کا معلم، بچیوں کا ... [illegible] ... زبان سلیس اور عام فہم ... [illegible] ... قیمت سالانہ ... نمونہ مفت طلب فرمائیے۔

پتہ: محمد حسن مالک رسالہ غنچہ بجنور (یوپی)

ادب اردو کا ماہوار رسالہ

ادیب

انڈین پریس ... سے عنقریب شائع ہوگا

ملک کے نامور ... [illegible] ... ادیب شائع ہوگا ... [illegible] ... قیمت سالانہ ... نمونہ کے لیے ... ارسال فرمایئے۔

المشتہر: منیجر ادیب انڈین پریس ... گنج ...

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدھا سندھو

جلا ندیان کی دوا

[illegible]

دودرو گیسری یعنی داد کی دوا

[illegible]

بال شدھا

[illegible] ... ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ: سکھ سنچار کمپنی متھرا

جلد ۹ — مضامین غیر — نمبر ۱۱

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۲۳ء

الزکیات

انگریزیت مزاجوں پہ ساری نکل گئی
غالب ہمارے ملک میں ڈھونگی کا چل گئی
پردہ بھی عورتوں کا اٹھا ساتھ رزق کے
دیکھا کیے ہم اور شریعت بدل گئی

ہم کو مدہم چاہیے ہے اور نہ ہمدم چاہیے
جن کی قبروں میں حال دل کہدیں وہ محرم چاہیے
قبر کے اٹھتے ہی لی انگریزیت کی خبر میں
اک فرشتے نے کہا قبروں میں ماتم چاہیے
پیسے کے کیسے سب ہیں لینے پڑتے ہیں بسا
ہم اکیلے ہیں جہاں میں بھی ایک عالم چاہیے
جس ہاتھ میں مرتا ہوں وہ سامان بہم تھا
بھیڑ نے کے واسطے سے ماتم چاہیے
اہل عالم کو دکھایا ہو جو اپنا وقت دار
اے ذکی در پر بھی حرفوں میں دکھ چاہیے

جو جوان حسن تھے اب انکو لیے پیر حسن
سبزہ خط نے ملا دی چھنٹے ہیں تو تیر حسن
سیکڑوں اڈے کے عاشق مارتا ہے شمع پر
کیا اب بے پروانے یوں ہی کرتے ہیں توقیر حسن
سوز کر اے شمع رو رخ کو ترے روشن کیا
لوگ کہتے ہیں ترے حجام کو تکفیر حسن
گھر شکستہ یار کا قائم ہے سب حسن سے
کیا کرے برسات رو کے ہے اسے تعمیر حسن
بگڑے جاتے ہو جو بوسہ لگتا ہوں میں تم
جو بانچھتے ہیں کیا چھینٹے کے تو ہم تیر حسن
وہ مرا حسن میں ناز انتخاب ہوں مجھے
دیکھ کاکل عشق کی دھتی پہ ہے شمشیر حسن

بے بھی غل ہے ذکی کچھ لکھ بھی دو رقم رشتہ
باندھتے ہو لاکھ بند ہمتی ہی ہیں شمشیر حسن

کلام سنگین

لیے فدا ہمارے سخن شیریں کی بانگی بھی ملاحظہ فرمائیے ہم نے کسی کی غزل پر غزل نہیں لکھی مگر سنا ہے کہ کسی سے ٹکرا گئی ہے قافیہ و ردیف پر کسی کا اجارہ نہیں مضمون جدا گانہ چاہیے۔ بندہ برابری کا مگر نہیں لڑتا کہیں نرم کہیں گرم مطلب سے مطلب ہے۔ اگر غور کرو تو اس میں سب ہے

غزل

قانون عشق دل مضطر۔ سنگ آمد و سخت آمد
تو موم وہ بت پتھر سنگ آمد و سخت آمد
تھی تیری جان پتھر۔ جلاد ہوا مضطر
چلتا ہی نہیں خنجر سنگ آمد و سخت آمد
دشنام ترے لب پر پتھر سے لگے دل پر
جوں تھا اگر کہہ کر سنگ آمد و سخت آمد
کچھ بھی نہیں تن پہ حالت ہے بہت ابتر
ہو نقش ادا کیونکر سنگ آمد و سخت آمد
دم جاتے ہیں بے کر وہ نکلے اس وزند
چھاتی پہ رکھا پتھر سنگ آمد و سخت آمد
قاتل نے کہا ہنسکر چلتا ہی نہیں خنجر
اب قتل کروں کیونکر سنگ آمد و سخت آمد
چرخ نے دیا چکر ابتر ہوا خنجر
ناکام ہے پیا گھر گھر سنگ آمد و سخت آمد
ضرب کی لگتا اگر چھاتی پہ ہو شرر بہ
برسائے گئی پتھر سنگ آمد و سخت آمد
عاجز گیا باہر وہ کاکل ہوا اشتر
بیٹوں پہ نہیں پتھر سنگ آمد و سخت آمد

راقم — ن۔ ش۔ بھاولا واڑی لاز کلر گنج

امام الشعرا

مولانا پنچ۔ ناظرین اودھ پنچ کی تفنن طبع کی غرض سے امام الشعرا حافظ عالمگیر خان صاحب کیف فرخی کی وہ غزل جسکی زمین نہایت پامال ہے اور حال ہی میں احباب کی فرمائش سے لکھی ہے درسال خدمت ہے طبیعت کی شوخی مضامین کی برجستگی قدر دانان سخن خود ملاحظہ فرمائینگے۔

وھو ھذا

جھلک دیجیان ہے مکنس ہمیل سلطان کا
کہ ہست نیست ہے اک تقاضے جسکی نہیں انتہا کا
تعلق کیوں نہ خوش لمحہ ہو جسم سے جان کا
کہ ہر ذری رخ ہے اک لیلا دریا امکان کا
دل وحشت زدہ نقشہ بنا ہے قصر جانان کا
سبب باب محبت ہے مرے چاک گریبان کا
چھپا رکھا ہے پیرہن نے شباب اس آفت جان کا
ابھی دامن سے پردہ ہے مرے چاک گریبان کا
مرا دل دشت پیما ہے محبت کے بیابان کا
کہ پیالا ہے جہان غم کا بیان کا نشانہ عارفان کا
کدورت اگر میں ہے تک ہو کا نشانہ رنگ جانان کا
تماشا ہے تری محفل میں عالم بیابان کا
زرے گل کھلاتا ہے چمن تاگل کے دامان کا
قبا کی ہر کلی اک باغ ہے خون شہیدان کا
جنون کی پرشست وزری تھی لباس پر میت کے
بیاں ہوتے ہی پہلے چاک تھا سینہ گریبان کا
ہمیں مجنون کی تربت پر جنان کا مار رہنا ہے
کھلے آزاد کہنا نہ تو چاک گریبان کا
کہاں کی فصل گل کیسا جنون آئینہ وحشت
ازدہے کا کھلنا نا دھرچین گریبان کا
کبھی غنچوں سے گلشن میں پیمانہ مے وحشت
لہو پینا اڑتے ہیں ہوئے چاک گریبان کا
نہ لگی واسطے پاسے خرد سے اس بیابان کی
کہ ہے وحشت جنون کا رستہ چھینا گریبان کا
گریبان کا مداوا ستا جنون صلاح ہی کب ہے
جلوں کرنے نہ دیکھیں جنگیا نقش گریبان کا
کہاں مدلے چلا پاجانے تیرے بدن کے رنگین
ابھی پر چھینا ہے خدا گنج شہیدان کا

پرنگ اے کیف پایا خوب مہین شگفتہ ہوکر
یہ وہ جا ہے کہ جس جا طوطی ہند سپاہان کا

راقم — رنگین بھاولا واڑی لطیفہ حضرت نیرنگ

المستیات

پند نامۂ میونسپلٹی

بھئی واہ۔ بچا سعدی علیہ الرحمہ بھی عجب چیز تھے ان کے پند نامہ پر کس نے اعتراضات نہیں کیا؟۔ خصوصاً مولانا پنچ نے اپنے گزشتہ دور میں انفلوئنزا کا پند نامہ۔ ساس کا پند نامہ۔ پولیٹیکل پند نامہ۔ غرض ہر مطلب و معنی پر ایک پند نامہ پیش کیا ہے پس اگر آجکل ہوا ہے انتخاب ممبری کی موافقت میں اغراض میونسپلٹی کے واسطے بھی ایک پند نامہ تصنیف کیا گیا تو کسی کو گلہ کرنے کا حق نہیں ہے۔

آغاز کلام شعر بہ فریاد امیدوار

کریما بہ بخشاے بر حال ما   کہ چلنے لگی ممبری کی ہوا
ندارم غیر از تو فریاد رس   کہ کانگریس سے چلتا نہیں اپنا بس
ہمہ عاروں را بفضل و عطا   کہ کردم در چہ رہ خطا بر خطا
زبان تا بود در دہان جاے گیر   بچوں ہمیں سے میونسپلٹی کے شیر
حبیب خدا اشرف انبیا   ہمیں ممبروں ووٹ اتنے دلا
سوار جہانگیر یکران براق   پھنسا دے مجھے ممبری کا بلاق
چہل سال عمر عزیزت گذشت   امیدم ز میونسپلٹی نہ گشت
ہمہ با ہوا و ہوس ساختم   زر و مال را از دست باختم
کمی تکیہ بر ممبر ناپائدار   کہ تھی تجھ پہ قسمت میں اب اپنی بار

در صفت کرم گوید

وہ ہر کہ نہاد خوانِ کرم   ملا ممبری کا اسی کو علم
کرم نامدار جہان است گر   وہ ممبر ہے بانٹے جو زر لاتعد
ورائے کرم در جہان کار نیست   یہ دربار شیطان میں بار نیست
کرم مایۂ شادمانی بود   کہ ہر خواہ ان ممبر آنی بود
دلِ عالمے از کرم تازہ دار   کہ ہو ووٹروں میں ترا اعتبار
ہمہ وقت شو در کرم مستقیم   کہ جب ہو شیطان کی عظم رحیم

صفت سخاوت

سخاوت کند نیک بخت اختیار   خصوصاً جو ہو ممبری پر نثار
بلطف و سخاوت جہانگیر باش   خصوصاً اگر ووٹ کی ہو تلاش
سخاوت بود کار صاحب دلان   نہ بیچارہ و کردار کانگریسیان
سخاوت مس عیب را کیمیاست   وہ کرتی ہے ہر راہ باطل کو راست
مشو تا توان از سخاوت بری   اگر تجھکو درکار ہے ممبری

در مذمت بخل

اگر چرخ گردد بکام بخیل   نہ ممبر ہو وہ گرچہ ہو لاکھ بخیل
دگر در تکشش گنج قارون بود   نہ بخشش دل ووٹران خون بود
نبرد بخیل آن کہ نامش بری   بگا وہ تنہا کرے ممبری
کمین اشتہائے بمال بخیل   نہ ووٹر کا ہو گا کبھی در بخیل
بخیل ار بود زاہد بحر و بر   نہ وہ ممبری پائے گا عمر بھر
بخیل ار چہ باشد تو نگر بمال   سکے ممبری کا نہ دل میں خیال
سخیان ز اموال مبر خورند   ز اموال شان ووٹران زر خورند

مدح تواضع

دلا گر تواضع کنی اختیار   بہ میونسپلٹی شوی بختیار
تواضع زیادت کند جاہ را   بر ووٹر چلو دوڑ کر صبح و مسا
تواضع بود مایۂ دوستی   تواضع بود دایۂ دوستی
تواضع کند مرد را سرفراز   تواضع سے کر ووٹروں سے تو ساز
تواضع کند ہر کہ ہست آدمی   تواضع میں ووٹر کی مت کر کمی
تواضع کند ہوشمند گزین   چیپیر میں سکے ووٹر پہ گھس تو جبین
تواضع بود حرمت افزاے تو   کہ ووٹر سے ہرگز نہ اترائے تو
تواضع کلید دل ووٹر است   مگر بعد ممبر شدن یہ ترامت
کسے را کہ گردن کشی در سر است   وہ کھائے گا دشمن سے اپنے شکست
تواضع عزیزت کند در جہان   سر عجز خم کن پے ووٹران
تواضع ما را از گشتر دریغ   دریغ از ووٹری ز ممبر دریغ
تواضع زگردن فرازان نکوست   کرو دعوت ووٹران روز و دست

در صفت تکبر

تکبر مکن ہر زمان اے پسر   چیرمین بنا ہو تجھکو اگر
تکبر زدو نا بود ناپسند   مگر ہر ممبر نباشد گزند
تکبر بود عادت جاہلان   مگر عار ہو دے پئے ممبران
تکبر عزازیل را خوار کرد   مگر از پئے ممبران کار کرد
کسے را کہ خصلت تکبر بود   تو سمجھو کہ ممبر ہے وہ مستند
تکبر بود مایۂ مدبری   وہ ممبر نہیں جو ہو اس سے بری
بود ای تکبر چرا میکنی   ترا می سزد تا سزا می کنی

مذمت علم

بنی آدم از علم یابد کمال   کمائے مگر بہ نہ باشد زمال
چو شمع از پئے علم باید گداخت   جہالت ہے ممبر کی لیکن شناخت
خردمند باشد طلبگار علم   نہیں ممبری میں مگر کار علم
کسے را کہ شد در ازل بختیار   یہیں سے وہ جھٹ ممبری کی اژدار
طلب کردن علم شد بر تو فرض   کہ چلنے کا معلوم ہو طول و عرض
بروز امن علم گیر استوار   کہ ووٹر بیان دو میں ایجاب چار
میا موز جز علم ووٹر گری   جو ذر کار ہو ممبری کی پری
ترا علم در دین و دنیا تمام   نہیں بس کہ ممبر خوشی و سلام

(باقی آئندہ)

سیونسپل الکشن

سنا حضرت یہ الکشن کا ہے کہ شہر والون کی جان کا عذاب ہے۔ خدا محفوظ رکھے یعنی جس کسی کی جان کا نہ ہو وہ ممبر بنے نہ ممبر بنے تو وہ ٹری سہی۔ اگر چاہا شیطان ناپاک نے تو دو دن کی زندگی ایک ہی دن کی رہ جائے گی۔

کسی کتاب مین ایک حکایت دیکھی تھی کہ کسی مسجد مین نماز جماعت ہو رہی تھی آپ جانیے بقول ملا قطب الدین علیہ الرحمہ "ملا قلان مسجد نی، وضو، سلامتی سے مع ہمارے مرین بجا یرلئ" کا تھا جن کی عقل کا دھاگا سنتے ہین کہ ہمیشہ کچا اور بے تا ہوتا ہے اور امام جماعت بھی اسی صنف و قبیلہ کا تھا۔ جماعت ادا سے نماز کر رہی تھی کہ:

ایک:"ارے کا ہے کھنی مارت ہے"

دوسرا:"دھاسنسر۔ نماج یان برلت ہے"

تیسرا:"نماج ٹٹ گئی"

چوتھا:"تم تیون جہیو جاؤ گے اجہنم جہنم ال ہی ہے ہم چپی (خاموش) سادہے رہے"

پانچوان:"دیکھو بھیا نماتی ہم تو نا ہین بولے"

چھٹا:"ارے ان سسرن کا تیج (تمیز) ہے"

ساتوان:"کا بک بک لگائے ہو"

آٹھوان:"ہم بکواس کرتے تو ہمرو نماج ٹٹ جاتی۔ شکر (شکر) الحمدللہ والحمد للہ سب بولے ہم نا ہین بولیں۔"

امام جماعت:"الحمدللہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم مالک یوم الدین۔ سارو بکواس نہ کرو نا ہین تو نماج نہ ہوئی۔ ایاک نعبد و ایاک۔ ارے بچیان (زبان) بند کرو"

الغرض جماعت بھر نا مین نا ہین کیا کی امام صاحب نے بھی بحالت نماز فتویٰ سنایا۔ بعد ختم نماز جس بیچارے نے اپنے ساتھی کی کہنی کا ٹہوکا کھایا تھا اسپر نماز مین بول اٹھنے کا جرمانہ عائد ہوا۔

حضرت یقین کیجیے کہ حالت بعینہ ایسی ہی ہے طرح طرح کے اشتہارات روزانہ شایع ہو رہے ہین ایک دوسرے کے خلاف دھنت کنکنا تا ہے اور معصوم بنتا ہے۔

ابھی اچھی طرح بستر سے نکلنے کی نوبت نہین آئی تھی کہ ایک دوست ہاتھ مین ایک پرچہ کاغذ کا لیے ہوے موجود۔ کیون جناب یہ کیا ہے؟ ہے حضت یہ فلان خان کی طرف سے اشتہار شایع ہوا ہے۔ ہان تو اسمین کیا لکھا ہے۔ جی اسمین لکھا ہے اے مسلمانو ہوش مین آؤ اگر تم نے فلان کو ووٹ نہ دیا تو پھر کچھ مسلمانی کی پھر سے تجدید کرنی پڑے گی اگی مسلمانی برباد ہو جائے گی۔ خبردار ان کافر نما مسلمانون کو جو کانگریس مین شریک ہین ووٹ نہ دینا یہ کمبخت اعتماد کے قابل نہین ہین سزا یافتہ ہین جیل خانہ کی تعلیمگاہ مین کفریات کا کورس انھون نے ختم کیا ہے۔ تو جناب میرے آسے حواس گم ہو گئے ہین ووٹ دینا تو آسان ہے مگر دوبارہ مسلمانی کی تجدید اور اسکی زحمت برداشت کرنے کا یہ ہنر نہین ہے۔ تو ایسی تیسی مین گئی کانگریس اب جو کوئی ان کانگریسیون کی طرف سے ووٹ مانگنے آئے گا تو ڈاڑھی نوچ لون گا۔

بہتر ہے حضرت سنت تو ہے مگر جبتک آپکے اسلام و مسلمانی پر کسی نے چوٹ نہین کی آپ کو کسی کی داڑھی نوچنے کا حق کہان سے مل گیا۔

یہ صاحب ٹلے تھے کہ دوسرے وارد ہوئے ان کے ہاتھ مین بھی ایک پرچہ ہے کیون بھئی یہ کیا ہے؟ جی اعلان ہے۔ اس اعلان مین کیا لکھا ہے۔ اسمین لکھا ہے کہ۔ خلافت کمیٹی کے مشورہ لیے بغیر کانگریس والون نے مسلمان امیدوار ممبری کھڑے کر لیے۔ ہائین! یہ کانگریس والون کو کیا سوجھی تھی۔ مان مان مین تیرا مہمان۔ حضت بات یہ ہے کہ خلافت کمیٹی نے مسلمانون کی انتخاب بھی انھین ہی کے سر مارا تھا۔ انھون نے اپنے ہی ماسے مسلمانون کو چھانٹ لیا اور خلافت کمیٹی سے مشورہ بھی نہین لیا۔ بھئی واہ یہ بھی ایک ہی ہوئی۔ بھلے مانس ان بچھڑے ہوئے امیدوار ان ممبری مین اکثر ارکان خلافت اور عہدہ داران خلافت ہین بھلا کسے گمان ہو سکتا ہے کہ خلافت کمیٹی نے جن عہدہ دارون کے ہاتھ مین خلافت کا انتظام دے رکھا ہے ان پر بے اعتمادی ظاہر کرے گی۔ اگر خلافت کے عام مویدین ایرا غیرا نتھو خیرا انتخاب کیے جاتے تو محل اعتراض بھی تھا اور اگر کانگریس کی جانب سے ویسی ہی بے اعتمادی تھی تو کیون یہ مسئلہ اسکے سپرد کیا گیا۔ جی ہان یہ منطقی سوالات تو آپ کسی اور سے کیجیے بندہ اسقدر جانتا ہے کہ آج سے کباب کا لطف گیا ہاے ہاے گاؤکشی موقوف ہو جائے گی۔

یا مرد یہ کیا قیامت ہے بنگال مین ابھی یہ مسئلہ پیش ہوا تھا کونسل مین ہندو بھی تھے مسلمان بھی تھے مگر اس رزولیوشن کی بھیا بیٹھ گئی۔ انسداد گاؤکشی کی موافقت مین ۱۲ ووٹ اور مخالفت مین ۵۵ ووٹ نکلے تھے۔ جب یہ حال تھا قانون ساز کونسلون مین ہوا جہان کئی ممبر موجودہ اتفاق کو تسلیم نہین کرتے اور انکی تقریرین بھی ایسی ہوتی ہین کہ ہندو کچھے کا جو اتفاق ہے اسمین بھی بادھا لگے وہان یہ مسئلہ یون ہی پرانی دوا کی طرح پھس پھسا کے رہ گیا تو بھلا میونسپلٹی کیا روک سکتی ہے۔

ان سے نجات ملی تو تیسرے بزرگ بڑا جنگی اعلان نامہ لیے آ پہونچے۔ کہیے حضرت یہ کیا لائے؟ کیا عرض کرون ایمان فروشون نے ناک مین دم کر رکھا ہے دیکھیے کانگریس والے تمام غدار مسلمانون نے ایک عہدنامہ پر دستخط کیے ہین کہ ہم کانگریس کمیٹی کی پالیسی کی جو

ہائی سیشن کے متعلق جو تجویز ہوگئی ہے پابندی کو
پہنچا اس سے مطلب نہیں کہ وہ تجویز شعار اسلام
کے موافق ہو یا مخالف دار الحرب تو آپ ہی بھی
کہاں معلوم ہوتے ہیں۔ کانگریس کے تجاویز
پہلے سلام کرنے گئے ہونگے اسکے بعد عہد نامہ پر
دستخط کیے ہونگے یہ آپ کی عقل ہے کہاں؟ —
صاف صاف یہی کیوں نہیں کہتے کہ مسلمانوں
کو قشقہ لگا مندر میں بیٹھ کے ٹھاکر کی پوجا کرنے
کی تعلیم دی جائے گی یہی معاہدہ ہوا ہے۔ اس میں
کچھ شک نہیں کہ حضرت حافظ ہیں خوب پیر
یہ عجب بات ہے کہ خدا جیو قرآنت میں
وہ فوری لکھتے ہیں کہ پالیسی تجویز ہوگئی ہے آپ کو
حق ہے کہ پالیسی کے اعلان کا مطالبہ کیجیے۔ جنہ
مسلمان اہل قبلہ بجا یا ان فروشی کا اہتمام پہلے
ہی سے لگا و یا کس شریعت میں جائز ہے۔
منہ سیشن ہرگز کسی مولوی یا پنڈت کی مسند نہیں
ہے۔ وہ مذہبی مناظرہ گاہ ہے۔ وہاں انتظامی
امور کے سوا کیا رکھا ہے۔ خدا سے ڈرو کیوں بدگمانی
پھیلاتے ہو۔ صاف رہا یہ کہ آئندہ جو تجویز ہوگی
اسکی حمایت کا بھی عہد ہے تو حضرت کانگریس ہی
ہے جسمیں مولانا ابو الکلام حکیم حافظ اجمل خان حسرت
موہانی اور دیگر اعیان اہل اسلام شریک ہیں
شریعت کے معاملہ میں یہ لوگ کانگریس کی رعایت
کرنے والے نہیں معلوم ہوتے۔ کانگریس وہی ہے
جس کے رکن رکین مہاتما گاندھی جی اور [illegible]
وہی ہیں جو بارہا فرنگی محل میں مقیم رہے۔ اور جن کا
علم اعیان فرنگی محل نے قبول کیا۔

یہ چند جملے میری زبان سے نکلنا تھے کہ ان دوست
کے غضب کا پارہ سیر چڑھا گویا کسی نے پائجامہ
میں بھڑوں کا چھتا رکھدیا یا بارود میں دیاسلائی
لگا دی یا سوڈے کے پانی میں ٹاٹرک ایسڈ ملا دیا
تنتنے پھیر دے۔ سکہ [illegible] کے گھڑے کا مونگھ
بھاگ نکلا — میرا جانی۔ میں گھبرا کر دعا جانے
گیا جو ہے تھا لا ہے مگر خیریت ہوئی انھوں نے خرافت فرمائی
جو اسیقدر دھمکی دے کے چلے گئے۔ ٹھہر جاؤ بچا

تمہاری دلیل کا جواب یوں دیا جائے گا
ہاں مرزا پوری شیخ کچھوری - مرزا تا مل شیخ
تا تحقیق لینا وہ کمرہ ہاتھ میں - ساری قلعی کھل جائے
معلوم ہو جائے گی یہ بھی کوئی بات ہے بھیس
تمہیں وہ ہاتھ میں تو کام نکلتا ہے - ادھر
یا ایسی شاعری طلاقت کرتے نافذ ہے ہر روک
جلوہ آرائی کی ادھر بیان کے جوش میں نظم ہوجائیں
قافیہ تنگ نہ رہتا فقط لال تو جاتے تعجب ہی
کہنا - وہ بہت خوب بہتوں نے ہم سے پیر خالی
کا مزا اٹھایا ہے - دیکھ آپ باقی ہیں [illegible]
خاموش شد۔

پانچوین صاحب تحریر شکوے حسب دستور
ایک دعا نامہ بغل میں دبائے وارد ہوئے -
کیوں حضرت خیر باشد۔ یہ آج چہرہ کیوں اداس ہے
بس کچھ نہیں۔ آپ سے شکایت ہے آپ نے
ڈاڑھی کی توہین کی۔
خداوند معاف کیجیے ڈاڑھی کی من حیث ہو
ڈاڑھی مذمت کرنا اسلام کی توہین ہے۔ واللہ
باللہ کس کا ذکر ہے خشخاش ڈاڑھی سے تنفر ہو
اے حضرت یہاں تذکرہ ان ڈاڑھی والوں کا
ہے جو ڈاڑھی کو رکھ کے خود ہی ڈاڑھی کی توہین
کرتے ہیں اور اپنے کردار و اقوال کو ڈاڑھی کے
مناسب حال نہیں رہنے دیتے۔
کچھ نہیں آپ کا عذر نا مسموع ہے - میں کبھی
نہ مانوں گا - اللہ کی عنایت سے یہاں دیسے
جان نثار موجود ہیں جو آپ کے دھرّے اڑا دینگے
چوک میں نکلیے گا تو معلوم ہوگا"
جناب ترشندہ ہیں حاضر ہے چوک کی قید
کیوں لگائیے مگر اسکا لحاظ رہے کہ دس پانچ
روپیہ خرچ کرنے پر آپ کی بھی گت بنائی جا سکتی
ہے اگرچہ یہاں اسکا خیال نہیں ہے اب آپ
سیدھے اپنی راہ تشریف لے جائیے۔
الغرض تماج بہ تماج ڈنٹنا شروع ہوئی -
آخر بندہ درگاہ نے فوراً دروازہ بند کیا۔
جلدی میں نہ دستہ لگایا - نہ کنگھی کی نہ ابھی تک

سکہ دھریا [illegible] حال سرگشتی کی نوبت آئی
کیوں لال چند نے دار و پیاں نظر آئیں کیسی
کھنڈر کی چکنیں۔ یا مولا خدا کی راہ پر ایک ووٹ
دلوادو کی صدا ہر طرف بلند - سوال ہے حتاجوں
کے لیے جستطیع پر سوال حرام ہے - مگر ووٹ سوال
ہر طرف پھیلے ہوئے تھے - کیوں حضرت آپ کس کو
ووٹ دیجیے؟ دیکھیے واللہ اگر .... کو
ووٹ نہ دیا تو یاد رکھیے آج ہی صاحب سلامت
ترک۔
کیوں مولانا - کیا ارادہ ہے دیکھیے میں نے
اور آپ نے ایک ہی دانا کا دودھ پیا ہے اگر ....
کو ووٹ نہ دیا تو قیامت کے دن کا دودھ بخشے گی
اجی شیخ صاحب سنتے جاؤ - تمہارا گھر میرے گھر
سے ملا ہوا ہے اگر .... کو ووٹ نہ دیا تو دشتے
ڈھیلے پھینکوں گا کہ نلی کے برتن کو خیر آپ کی
خیر یا جاوں والی گلی میں شیدائی جیسو وغیر کی
ٹولیوں سے گلے طول کرتے چلی جائے گی ہاں
اے جانے والے تم بھی ووٹر ہو؟ خبردار جو
..... کو ووٹ نہ دیا تو کل ہی سے نوکری تشریف
لے جائے گی اور مکانداروں کے مکان سے
بھی بے دخل کرا دوں گا جو پیرا کہنا نہ مانا تو بری ہوگی
واہ بھائی خیراتی سلام علیکم بہت دنوں کے بعد آئے
ایک بات کہیں جو مانو آج کل دوستی کا پاس لحاظ تو
کوئی نہیں کرتا پھر بھی تمہیں یاد ہوگا کہ جب تمہاری
نانی مری تھیں تو ہم نے ہی جنازے میں کندھا دیا تھا
کبھی ووٹ دینا تو جسے ہم کہیں اسی کو دینا نہیں
تو واٹ دیگی جو تمہاری نانی مری تو ہم کاندھا نہ دیں گے
جائی بیرا بند کی - کو دنیا تو ابھی ہے اب کیا فیصلہ
سے بچوں والی ہوگی مگر ماشاء اللہ وہ بھی کیا زمانہ تھا
جب بچین میں ہم آ کے چیز مانگتی تھی اور میں
اسکو ذرا دیر چپا کے کھلا دیتا تھا ایک بات کہنے
آئے ہیں - کان .... کیے؟ پانچ روپیہ
گئے نہیں - گھر سے گھر سے [illegible] سو اس سے نہ زرد
کو .... وہ کان سے نکال دیجیے - سکہ سے
کام ہے کو نکالو۔ دین ایمان کو اس میں کیا دخل



تخفیف کی جھاڑو

پنچ :- بی مہترانی اجہاں سارے گھر پر جھاڑو پھیری ہے وہاں اس توپ کو بھی کوڑے کرکٹ میں پھینکو۔

چودھری صاحب سے پوچھو ادین۔ بھلا یہی بات ہے؟ بندگی ہے مرزا صاحب ۔ آپ تو عید کا چاند ہو گئے کبھی غریبوں کے یہاں آتے بھی نہیں ۔ ہم کل بھی آئے آج بھی دوسرا پھیرا ہے بھئی واللہ آپ کے دیکھنے کو تو آنکھیں ترس گئیں ۔ میں نے سنا آپ نے کانگریس والوں کو ووٹ دینے کی ٹھہرائی ہے ۔ واللہ بگڑ جائے گی یارانہ کی لنگوٹی میں جھنبہ پڑ جائیگے ان جوں میں نہ مانوں گا ۔ ووٹ لے کے ٹلوں گا۔ وہاں پہنچے تو ۔۔۔ کہتے تھے کہ لڑکی کی شادی کے لیے پریشان کیوں ہو دو سو روپیہ قرض لے لیں مکان بیبات کر دیں پھر دیکھا جائے گا۔ آگے بڑھے تو دیکھتے ہیں کہ جواریوں میں خبریں پڑی جا رہی ہیں آؤ چودھری سے ووٹ بھی مل جائے جو دو تین روپیہ یا چار روپیہ ہارتے ہیں ارے بھائی جہاں ووٹوں کے منہ کھل گئے پھر کسی کی کچھ نہیں چلتی روپیہ تھیلی سے باہر نکلے اور یہاں کی جگہ خالی ہوئی جیب سے روپیوں کی جگہ گھس کے بیٹھ رہا اب وہ گھر وعظ کی ترتیبی بجائیے ایمان صاحب تھیلی کی پانچ سے نہیں نکلے لمرین لے رہے ہیں۔

اینجانب ورس جیر ستھے ادھر ادھر دیکھتے بجاتے سیدھے اسٹیشن پہونچے کہ یار و جان ہے تو جہان ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ۔۔۔ کی عنایت سے پٹ پٹا نہ جاؤ اگر چہ سچ بات کہنے پر پٹنا عزت ہے مگر درد تو ہوگا۔

مولانا ۔ ابکی الکشن یادگار رہے گا۔ اشتہارات کی اتنی بھرمار کسی الکشن میں نہیں ہوئی چھپیا والے دعا مانگتے ہیں کہ اللہ کرے روز الکشن ہوا کرے تعجب ہے کہ آپ کے مطبع خاص میں کوئی اشتہار نہیں چھپا خدا کے لیے آپ کچھ بچا پیئے گا۔ مور جھوک بھی قریب ہے اور فرنگی محل بھی۔ دریا کے سہو دیا کے نستعین ۔ نے کہا اس مذکرو یا میں تو تاج گجرہ جائیگی

راقم

محبوب

بقلم ۔۔۔ فلاسفر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

«بدیشی سہاگ»

بھلا ہند کے سہاگن ہونے میں اب کیا اشتباہ رہا۔ ۱۹۳۱ء میں باہر سے سہاگ قائم رکھنے کے لیے صرف ۶۹ لاکھ کی چوڑیاں آئی تھیں مگر ۱۹۳۲ء میں ۹۶ لاکھ کی آئیں (یا یوں کہ توڑی گئیں) وہی مثل ہے ایک تھیں سمدھن انکو لہنگے اور چوڑیوں کی ضرورت تھی۔ گرہ میں جو دام تھے وہ دونوں چیزوں کے واسطے کافی نہ تھے لہنگا منگاتی ہیں تو ہاتھ ننگے رہتے ہیں بھلا سہاگن ہو کے سونا سے ہاتھ لیے بیٹھتیں یہ کس دل سے ہو سکتا تھا۔ اور چوڑیاں منگاتیں تو ننگوں کو شکایت آخر ہاتھ پاؤں کی لڑائی میں ہاتھ کو فتح اور پاؤں کو شکست ہوئی۔ چوڑیاں مول لے لیں اتفاق سے داماد کے ابا خیر صلاح لینے آ گئے۔ دل نے کہا کہ خدا نے بڑی خیر کی اگر چوڑیاں نہ منگاتی تو سمدھی بھی سمجھتے کہ ننگوڑے باوا نے بیٹی سمدھن کو نہیں بخشی جو بیچاری چوڑیاں پہنے۔ سمدھی دروازے پر کھڑے رہے سمدھن چوڑیاں ہلا ہلا کے پٹ کی آڑ سے جواب سوال کرتی رہیں جب ہاں کہا پانچ چار مرتبہ چھلیداروں کے سونٹے کی طرح کلائیاں ہلا دیں۔ سمدھی بات چیت کر کے چلے گئے اور سمدھن اپنی عقل پر ناز کرنے لگیں یہ لہنگا تو جیسی تیسی چوکڑی میں بٹ رکھ لیں۔ ''لہنگا تو جیسا تیسا چوڑیوں نے عزت رکھ لی'' ہاتھوں کی لیزم پیروں کی تال پر بجنے لگی۔ سمدھن صحن میں بہت دیر تک ناچتی رہیں۔ ''لہنگا تو جس تس چوکڑی میں بٹ رکھ لیں'' کی تان پڑ رہی تھی اور سمدھن پر حال طاری تھا۔

عجب نہیں کہ بی انڈیا جان بھی اپنی عقل پر ناز کرتی تھرکتی ناچتی ثقلی دھرتی صحن خانہ میں کلائیاں مارتیں اور لہنگا ہیں کہ لہنگا تو جس تس چوکڑی میں بٹ رکھ لیں۔ دریافت کے قابل یہ مسئلہ ہے کہ اس دو تین سال کی قلیل مدت میں عورتوں کا شمار زیادہ ہو گیا یا مردوں کا۔ بعض کا قول ہے کہ چوڑیاں پہن کے بیٹھنے کا شوق مردوں میں بڑھ گیا ہے۔ دست وا بچہ (کلائی کی گھڑی) اس شوق کی گواہ ہے ایک روایت یہ بھی ہے کہ مردانی عورتیں زیادہ پیدا ہونے لگیں وکالت اور میونسپلٹی کی ممبری سے رجوعیت شروع ہوئی ہے شاید انہوں نے اپنے مردوں کو مجبور کیا ہو کہ تم تو چوڑی پہن کے گھر میں بیٹھو ہم ملک کا انتظام کریں گے۔ سادے ان جسم سے کچھ نہ ہو سکا تو ہم نے گھر سے باہر قدم نکالا بعض کہتے ہیں کہ یہ سب نہ وہ ہے۔ نکاح بیوگان کا رواج بڑھ رہا ہے اب اس ملک میں بیوہ ہونے اور چوڑی ٹھنڈی کرنے کا قاعدہ نہیں رہا۔

خیر چوڑی تو ایک نازک چیز ہے ممکن ہے کہ میاں بی بی میں آجکل لڑائی اور ہاتھا پائی ترقی کر گئی ہو یا چوڑیاں اتنی نازک بن کے آتی ہوں کہ مستقل نہ رہ سکیں اور مرض سوء ہضم کے ذھکیلے ثبات و قیام سے محروم ہوں۔

لیکن جب درآمد برآمد مال کی فہرست میں ۴۵ لاکھ کے جھوٹے موتی اکھٹر لاکھ کے آئینے ۵۵ لاکھ کی شیشیاں نظر آتی ہیں تو شیشۂ دل میں ٹھیس سی لگتی ہے گوہر عقل گرنے لگتا ہے آئینۂ ادراک کی گلی جاتی رہتی ہے۔ اس قسم کا سامان ۱۹۳۱ء میں ۱۰۵ لاکھ کا آیا تھا ۱۹۳۲ء میں ۲۴۳ لاکھ تک نوبت پہونچی۔ خدا جانے بی انڈیا جان کا یہ بناؤ سنگھار ہے یا بگاڑ ہے۔

جس تیزی کے ساتھ ہندو مسلمانوں کے آپس میں آجکل نفاق ترقی کر رہا ہے اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سوراج کی بیل سروں پر جلدی منڈھ لے گی۔ مفسدہ پرداز جرائم کی گرم بازاری ہے۔ آگرے اور متھرا میں مذہبی فساد کا پھر نا دستور پھر چل نکلا اور آگ بھڑکتی ہوئی معلوم ہوتی۔

نیشنل ریفارمیشن لبرل کانفرنس نے اُمید اور تبدیلی کے
جگر کی جو بات کی ہے - قبر جدید دور ہے ورنہ اتفاق
کی چادر میں ایک ایسی آگ بھی لگ جاتی - اگر
ہی پرو چادر کے جیب میں آگ کی تھونیاں لگانے سے
یہ مقصود ہے کہ سلجھا ہوا قابل سکونت ہوجائیگا
تو بیشک ہم بھی قائل ہیں - ان یارو بڑھے چلو کہ نئی

مولوی آزاد سبحانی صاحب ایک آزاد پارٹی تیار کرنا
چاہتے ہیں خدا جانے کس کے لحاظ سے یا معنے کے
اعتبار سے - اسوقت ملک میں دو بڑے آزاد موجود ہیں
مولوی ابوالکلام صاحب آزاد اور آزاد سبحانی صاحب
غرض التباس اس جدید تصنیف پارٹی میں کچھ
الفاظ زیادہ کرنے کی ضرورت ہے ورنہ بیچارے عوام کی
عقل ادھر ادھر ناشاد ہو کے رہ جائے گی - موخر الذکر
آزاد صاحب کی کوشش نے کانگریس کی دو پارٹیوں
میں مصالحت کرادی وہ وقتی ہی سہی معلوم ہوتا ہے
کہ ان کو پارٹی بازی سے چنداں مناسبت نہیں مگر
مقدم الذکر آزاد صاحب بھلا اس موقع سے کیوں
فائدہ نہ اٹھائیں - آئی پر کوئی بھی جو کرتا ہے - جیتے
جلاتے - اک چراغ اور سر راہ جلاتے جاؤ

سینکڑوں پارٹیاں اسوقت موجود ہیں - اب ان سے
کون پوچھے کہ

کیا جلا شیخ جی تھے دیر میں تھوڑے پتھر
کہ چلے کعبہ کو تم لا مرد لشکر سے توڑے پتھر
محبت کے پہاڑ سے پڑتے ہیں دیکھیے ملک کی نازک
جان کیونکر بچتی ہے -

وزرا کی تنخواہوں میں تخفیف کا مسئلہ پیش تھا -
پنڈت چنتامنی صاحب نے فرمایا کہ موجودہ کونسل کو
آئندہ وزیروں کے واسطے تنخواہ کی تجویز و تعین کا
کوئی حق نہیں ہے - اگر تنخواہ کاٹی گئی تو گورنر صاحب کو
مناسب وزیر تلاش کرنے میں دقت ہوگی - آنریبل
پنڈت جی اگر ہم سے مشورہ لینے کے بعد یہ تقریر کرتے تو
ہم ان سے کہتے کہ خطبہ یہیں تمام کرو - گورنر تو مثل پنڈت
چنتامنی کے مناسب وزیر کم تنخواہ پر ڈھونڈھ سکتے ہیں -

دیکھینگے - اور عجب نہیں کہ وزیروں کی طرح ہیں
کونسل کو جوگن کا بھیس کرنا پڑے - جیسے منبر پیا
کو گلفام کے عشق میں .....

میں تو شہزادے کو ڈھونڈھ سی چلیاں
انگ بھبوت بوگن بن ملیا ن

شاہی کمیشن کا تقرر عنقریب ہونے والا ہے -
ابھی اسکا اعلان نہیں ہوا ہے - سر اکلم جیلے نے
ظاہر کیا کہ یہ تقرر امپیریل گورنمنٹ کی طرف سے
ہوا ہے گورنمنٹ ہند کو اسمیں مداخلت نہیں -
آپ جانیے کمیشن اور پھر شاہی! بھلا نفسی
نفسی کی صدا کیوں نہ آتی -

مسٹر الیشوسرن "حضرت ایک ممبر خود ہی
لالہ ہونا چاہیے "
ڈاکٹر گور "اور کھتری بھی "
پروفیسر شہانی "اور سکھ بھی "
مسٹر عبدالرحیم "زبان پنچ) تو مسلمانوں میں
کیا کیڑے پڑے ہیں "
مسٹر احمد "تو پھر برہمن نے کیا قصور کیا ہے "
آخر پریسیڈنٹ صاحب کو کہنا پڑا کہ یہ
ہمارے ان کی بات نہیں ورنہ شاید "ہم بھی "
"ہم بھی" "یہ دنیا نہ منہ مکترین بھی" غرض
ہندوستان کے پونے دو سو قوموں کی جانب
سے آوازیں بلند ہوجاتیں - بھئی واہ - کونسل
بھی عجب دل لگی کا مقام ہے -

کیا معلوم یہ صحیح ہے یا نہیں کہ جرمنی دبتا چلا
جاتا ہے - فرانس دبایا چلا جاتا ہے - وہ دنگل ہار گئی
کیا ہوئی - وہی باتیں ہیں یا وہ بزدل تھا یا
بہادر تھا - اگر بزدل تھا تو سنہ ۱۹۱۴ء میں ریوٹر علیہ
الصدق نے جو افسانہ سنائے تھے وہ غلط ہیں
یہ بھی ممکن ہے کہ اپنی اپنی سلطنتوں سے مدد لینے
کی غرض سے یاروں نے چیونٹی کو اژدہا بنا کے
دکھایا ہو - اور یا اگر وہ بہادر تھا تو فرانس صاحب
جھوٹ موٹ کی شیخی بگھار رہے ہیں نہ مزا وہ

بھگایا - یہی بات وہ بھی ہمارا - یہ بھی ممکن ہے کہ
فرانسیسیوں کی جلدی کے پردے میں اُن کے
ظلم بیان کیے جانے مقصود ہوں تاکہ ہمدردی کم
ہو - ترکوں سے با اتفاق پیش آتا ہے یہ کوئی معمولی
سی لم نہیں - بہر کیف صحیح خبروں سے آجکل دُنیا
محروم ہے - جہاں ہر ایک جنس کا کال ہے وہاں
خبریں بھی کمیاب ہوتے جاتے ہیں ورنہ اخبار کو
دلچسپ بنانے کے جو لوگ مشتاق ہیں انکی خاطر سے
ریوٹر نما ایجنسی ہر شہر پر قائم ہو سکتی تھی -

آئرلینڈ اور مصر کی خبریں بھی شش گرہ کے عیب سے
خالی نہیں عام خیالات کا قاعدہ ہے کہ سکوت کو
کسی اہم واقعہ کا پیش خیمہ سمجھتے ہیں - ممکن ہے چار دن
بعد کسی انقلاب عظیم کی خبر آئے - جس نجومی نے خبر کی
تعریف "محتمل الصدق والکذب" کی ہے اگر وہ موجود ہوتا
تو ہم مشورہ دیتے کہ یوں کہو "خبر کلمہ محمول علی الکذب"
سے اجتناب - اس میان عراق خبر صاحب کا بھی کوئی
نیا غمزہ سننے میں نہیں آیا - ہاں صرف ایک ال افزا
خبر ہے کہ ترکوں نے ایک لمبا چوڑا جواب تجاویز صلح
کے متعلق دیا ہے لارڈ کرزن اسکا وزن دیکھ کے
گھبرا گئے ہیں سے وہ دست نازنین ہیں لیتے ہو کر
بہت بھاری ہے یہ حسرت بھرا دل

توکل علیہ الووٹ

ہر فرقے کے ہندیت نٹ کھٹ بول رہے ہیں جسکو
دیکھیے ہی فکر دامنگیر - جہاں دیکھو یہی چرچا - بھئی تمہیں خدا
کی قسم فلاں کو ووٹ دینا - اچھا لے اٹھاؤ قرآن
اسی بات پر بعض لوگوں کے یہاں ووٹروں سے دودھ پینے
ورکر ہیں - صبح ہوئی جان پر نازل - ترقی نے دروازے
بند کر لیے ہیں - بعض اہل احتیاط نے ووٹ بازی
کی فصل کو بھی صوم کا موسم سمجھ لیا ہے اور اس ارادہ میں
ہیں کہ ادھر تاریخ قریب آئے اور ادھر سفر کی تھیلیاں باندھیں
اور دو چار دن کو نکل جائیں - سفر ہے اچھی چیز -
الصف یا السفر - فقط ہو ایاک ایھا الووٹ -

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

حلوائے مغز کنجشک

[illegible] قیمت فی بکس ۲۰ خوراک [illegible]

ماء اللحم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

[illegible]

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بےنظیر ہے [illegible] فی شیشی [illegible]

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible] قیمت فی بکس ۴۰ خوراک [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے۔ صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] — منیجر

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

[illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مطبع [illegible] پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام [illegible] حسین مالک و ایڈیٹر طبع ہو کر شائع ہوا۔